صوبائی اسمبلی خیبرپختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز **جمعة المبارک** مورخہ 15 اگست 2025ء بمطابق 20 صفر 1447 ہجری دوپہر چار بجکر دو منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر، ثریا بی بی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَالْعَصْرِ O اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ O اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ O وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

(ترجمہ): زمانے کی قسم انسان درحقیقت خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔**

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

محترمہ ڈپٹی سپیکر:آئٹم نمبر 2۔ کوئسچن نمبر 1660 جناب جلال خان صاحب، جلال خان نے اپنے سوال 1660 کوڈیفر کرنے کے لئے درخواست کی ہے،اس سوال کو میں ڈیفر کرتی ہوں، سیکرٹری صاحب،آئندہ شیڈول میں اس سوال کو شامل کریں، کوئسچن نمبر 1371 محترمہ شملا بانو صاحبہ، لیپس، کوئسچن نمبر 1478جناب احمد کنڈی صاحب۔

* 1478 **جناب احمد کنڈی**: کیاوزیرثقافت وسیاحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ سال 2019ء میں کلچر وٹورازم اتھارٹی بنائی گئی تھی،اس وقت محکمہ کلچر و ٹورازم کے جتنے بھی تمام مستقل ملازمین تھے وہ سرپلس کئے گئے تھے ;

(ب)اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتو:

(i) سرپلس ملازمین کی تعداد کیاہے،ان میں سے کتنے ملازمین کو دوبارہ محکمے میں ایڈجسٹ کیاگیاہے اور برطرف کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد کتنی ہے،اس کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) نیز سرپلس ملازمین کی کلچر وٹورازم اتھارٹی میں واپسی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب زاہد چن زیب (مشیر ثقافت وسیاحت):(الف) جی ہاں، یہ سچ ہے کہ خیبرپختونخواٹورازم ایکٹ اکتوبر2019ء میں منظور کیاگیا تھاجبکہ خیبرپختونخواکلچراینڈٹورازم اتھارٹی کا قیام جنوری 2020ء میں ہوا، صرف ڈائریکٹوریٹ آف ٹورسٹ سروسز اور ڈائریکٹوریٹ آف کلچر کے مستقل ملازمین کو خیبر پختونخواٹورازم ایکٹ2019ء کے تحت سرپلس ملازمین قرار دیئے گئے تھے۔

(i) ڈائریکٹوریٹ آف کلچر میں 78ریگولر ملازمین تھے اورڈائریکٹوریٹ آف ٹورسٹ سروسز میں 86 ریگولر ملازمین تھے جنہیں 24اکتوبر 2023ء کو محکمہ اسٹیبلشمنٹ خیبرپختونخوا نے ٹورازم ایکٹ 2019ء کے سیکشن a (iv) 8 کے تحت سرپلس ملازمین قرار دیا،ان میں سے کسی بھی ملازم کو دوبارہ اس ادارے میں ایڈجسٹ نہیں کیاگیااور ان کو سرپلس پول 2001 کے تحت خیبرپختونخواکے اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا جاچکے ہیں، کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد 86 تھی جن کو ٹورازم ایکٹ

2019ء کے سیکشن 32 کے تحت تین سال کی مدت کے لئے خالصتاً کنٹریکٹ کی بنیاد پر رکھے گئے تھے، جس کا معاہدہ 29 ستمبر 2024ء کو مکمل ہوا۔

(ii) خیبر پختونخوا ٹورازم ایکٹ 2019ء کے تحت جنوری 2020ء میں خیبر پختونخوا کلچر اینڈ ٹورازم اتھارٹی کا قیام ہوا، اسی ایکٹ کے تحت ڈائریکٹوریٹ آف ٹورسٹ سروسز اور ڈائریکٹوریٹ آف کلچر کے مستقل ملازمین کو سرپلس ملازمین کے طور پر اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کئے گئے تھے، اس لئے ان ملازمین کی ملازمت کے حوالے سے جو بھی عمل ہو گا، اس کے لئے اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہی متعلقہ مجاز اتھارٹی ہے، جبکہ خیبر پختونخوا کلچر اینڈ ٹورازم اتھارٹی قانون کے مطابق کوئی عمل دخل کے مجاز نہیں ہے۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ، میڈم سپیکر، میری یہ گزارش ہے سوال یہ تھا کہ ٹورازم کا Reply کون کرے گا؟ پارلیمانی سیکرٹری آپ کے جو تھے، آپ لوگوں نے اتنے ڈھیر سارے بنائے ہیں، ان میں بھی کوئی نہیں ہے تاکہ Pertinent ذرا جو ہے ناں، کیا وزیر ثقافت و سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ 2018ء میں کلچر ٹورازم اتھارٹی بنائی گئی، اس وقت کلچر ٹورازم کے جتنے بھی تمام مستقل ملازمین تھے وہ سرپلس کئے گئے ہے، سرپلس ملازمین کی تعداد کیا ہے؟ Basically سوال کا مقصد یہ تھا، یہ صوبائی حکومت اپنے انتخابات میں ایک کروڑ نوکریوں کا وعدہ کر کے آئی تھی، اگر میں غلط نہیں ہوں تو آفتاب صاحب میری تصحیح کر لیں گے، اگر جو بھی حصہ خیبر پختونخوا میں بنتا ہے، گزارش یہ ہے، یہ وہ کنٹریکٹ ملازمین تھے ٹورازم ڈیپارٹمنٹ میں، کلچر ڈیپارٹمنٹ میں، گزارش یہ ہے کہ جب بھی روزگار کی بات آتی ہے تو ہمارے اور وہ بھی چھوٹے ملازمین ان کو ہمیشہ گھروں کو بھیج دیا جاتا ہے، ابھی بھی انہوں نے ایک ظالمانہ کارروائی کی ہے، 15 ہزار لوگوں کو نکالیں ہیں حالانکہ میں نے کہا تھا، آپ اگر نکالتے ہیں تو نکالیں، ہمیں اس سے بھی وہ نہیں لیکن جن لوگوں نے جس دور میں ان کو بھرتی کیا تھا، ان کے خلاف آپ نے کیا ایکشن لیا؟ وہ آج ان کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے ہیں، سارے وہی لوگ ہیں، گزارش یہ ہے، مظلوم کے اوپر، غریب کے اوپر، نچلے طبقے کے اوپر یہ مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، میں اس پر تفصیلی جواب آفتاب صاحب سے چاہوں گا کہ اس پر گورنمنٹ کی، مطلب اس کے اوپر پالیسی ہے، مجھے یقین ہے، یہ گورنمنٹ جو لوگوں سے وعدہ کر کے آئی ہے، اس کے اوپر عمل داری بھی کرے گی اور ان لوگوں کا جو چولہا بجھ رہا ہے، اس کے لئے اقدامات بھی کرے گی، شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب آفتاب عالم صاحب۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر، کنڈی صاحب نے جو کوسچین اٹھایا، میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تو بڑا تفصیلی Reply ان کو دیا گیا، جہاں تک انہوں نے ایک کروڑ نوکریوں کی جنرل بات کی، میرے خیال میں وہ تو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ وہ مشروط ہے، اگر فیڈرل گورنمنٹ مل جاتی تو فیڈرل گورنمنٹ کی پالیسی کو لے کر Provinces پھر اس کو Implement کرتے ہیں، انہوں نے تو بنا بنایا گھر اجاڑ دیا، حکومت لے لی، کس کے اشاروں پر لی وہ ایک الگ Story ہے لیکن یہ کرنٹ جوان کا کوسچین ٹورازم کا ہے چونکہ 2019ء میں ایکٹ بنا اور اتھارٹی وہ 2020ء سے قیام عمل میں آئی، اس کے اوپر کام تو Already ہو رہا ہے لیکن میرے خیال میں ہمارا وہ صوبہ ہے جو Already over employed ہے، ہمارے پاس ملازمین کی کثیر تعداد ہے، آپ اپنی اسمبلی کو دیکھ لیں کہ یہاں پر پھر پارکنگ کی جگہ نہیں ہوتی، پارلیمنٹیرین کی یہ ایک پالیسی Matter ہے، ہم چاہیں گے کہ یہ اگر کنڈی صاحب اس کے اوپر پھر بھی Satisfy نہیں ہوتے تو ہمارے ایڈوائزر صاحب آکر ان کو ڈیٹیلز میں Respond کر سکیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: میری گزارش ایک تو یہ ہوگی، میم ہمارے ابھی ایک تو پارلیمنٹری سیکرٹریز جو بھی اپوائنٹ ہو چکے ہیں تاکہ ہر ڈیپارٹمنٹ کا، دیکھیے یہ بڑے اہم سوالات ہوتے ہیں، Pertinent اور ہر چیز کا جواب Humanly بھی Possible نہیں ہے، اگر آپ آفتاب صاحب سے کہیں، ایک تو میری یہ گزارش ہوگی کہ یہاں سے آپ رولنگ دیں، پارلیمنٹری سیکرٹریز جو ہیں، جن کو ذمہ داریاں دی گئی ہیں، اگر منسٹر نہیں تو وہ لازمی آئیں تاکہ ہمیں وہ باقاعدہ جواب دیں، ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کر ان کی ڈیوٹی بھی یہی ہے، They are the part of the executive and they have to assist the executive، میری اس میں گزارش یہ ہوگی، آفتاب صاحب نے جو بیان دیا یا جو بات کی، چلیں کسی حد تک ٹھیک ہے لیکن مجھے یہ ایشورنس دیں، اگر اس ڈیپارٹمنٹ میں کل کو آپ کوئی بھی اپوائنٹمنٹس کرتے ہیں، یہ آپ کم از کم Assure کریں کہ جو لوگ جنہوں نے یہ 04 سال گزارے یا 03 سال گزارے ہیں، کم از کم مجھے یقین ہے جس میں یہ ابھی اپوائنٹمنٹس آ رہی ہیں، آپ ان لوگوں کو سب سے پہلے ترجیح دیں گے، انہیں لوگوں کو Priority دیں گے، جنہوں نے کنٹریکٹ ملازمتوں میں اس ڈیپارٹمنٹ میں Serve کیا

ہے، صرف مجھے اتنی یقین دہانی آپ دے دیں، Floor of the House تو میں مطمئن ہو جاؤں گا۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب کنڈی صاحب۔

وزیر قانون: میڈم، یہ اس طرح ہے کہ کنٹریکٹ ملازمین کو Already extension مل چکی تھی ناں، Last time بھی کیبنٹ میں یہ ایشو آیا تھا، ابھی اس Fate کا تو مجھے پتہ نہیں ہے، بہر حال وہ ڈیپارٹمنٹ سے پتہ کر کے تو بتا سکتے ہیں، اس میں اسی طرح ہے کہ سی ایم صاحب نے اس کے اوپر جو Generally مجھے یاد ہے، کیبنٹ نے جو Decide کیا تھا، ان کو Extension دی تھی، فی الحال تو یہ کلیم کر رہے تھے کہ ہمیں Permanent کیا جائے لیکن میڈم دیکھیں، ایک گورنمنٹ کا جو کام ہے وہ آپ Successive government کے اوپر وہ Mandatory نہیں کر سکتے کہ خواہ مخواہ میں وہ Bound ہے کہ ان کو ہو سکتا ہے کہ ابھی یہ گورنمنٹ ایک Decision لے اور آنے والی گورنمنٹ ان کی ہو تو یہ ظاہری بات ہے، اس طرح تو نہیں ہو گا، بہر حال میں ایک مثال دینا چاہ رہا ہوں کہ یہ پھر یکسر اس کو مسترد کریں گے، یہ تو پچھلی گورنمنٹ کی بھرتیاں ہیں، اس کو ہم نہیں کر سکتے، جہاں تک کنڈی صاحب نے یہ Caretaker حکومت تو وہ Already ہائی کورٹ بھی Strike down کر چکی ہے، Caretaker government کے ساتھ یہ منڈیٹ ہی نہیں ہے، ان کی Domain ہی نہیں ہے کہ وہ بھرتیاں کر سکیں، انہوں نے 16 ہزار سے اوپر کی بھرتیاں کیں تھیں، میرے خیال میں یہ ہماری Elected government کا Right ہی بنتا ہے کہ Strike down کرے، ان کو Terminate کیا گیا ہے Accordingly، ہائی کورٹ نے بھی وہ Judgment جو ہے، ان کی Detailed judgment پچھلے 08/10 دن پہلے آچکی ہے کہ ہمارا جو ایکٹ ہے، اس کو Uphold کیا اور ان کو یہی کہا کہ آپ کا کوئی حق نہیں بنتا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی کنڈی صاحب، آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہے؟

جناب احمد کنڈی: میں بہت کچھ کہنا چاہ رہا ہوں لیکن میں اس کو مختصر کرتا ہوں، میں نے گزارش کی ہے، مجھے یقین دہانی دیں، مجھے یقین دہانی انہوں نے نہیں دی، یہ المیہ ان کی پوری حکومت کا ہے، یہ بات کرتا ہے کروڑ نوکریوں کی، یہ لوگوں کو بے روزگار کر رہے ہیں، یہ بات کرتا ہے کہ آپریشن نہیں کریں گے، ادھر آپریشن کر رہے ہیں، یہ ہمیشہ Confused باتیں کرتے ہیں، میں اپنی بات پر Stand کر رہا ہوں، یہ بندے آپ لوگوں نے کنٹریکٹ پر رکھے ہیں، ان کی یا تو مجھے یقین دہانی کرائیں، Priority پر نہیں تو میرا

یہ سوال آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں، ہم جانے ڈیپارٹمنٹ جانے کیونکہ Future میں یہ لوگ بھرتی کر رہے ہیں، آپ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں، ہم وہاں پر اس کو دیکھ لیتے ہیں، ڈیٹیل میں اس کے اوپر ڈسکشن ہو جاتی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی آفتاب عالم صاحب، آپ یقین دہانی کروائیں۔

وزیر قانون: میڈم دیکھیں، ابھی کنڈی صاحب جو ہیں، پتہ نہیں یہ اپنی بات کے اوپر اڑے ہوئے ہیں، میرے خیال میں ہمیں سرکار سے یا سرکار کے ڈیپارٹمنٹس سے وہ Limited کمپنیاں نہیں بنانی چاہیئے، اس کی وجہ یہ ہے کہ میڈم، آپ آج ہماری کارپوریشنز دیکھ لیں، ہمارے ڈیپارٹمنٹس دیکھ لیں، آپ پی آئی اے دیکھ لیں، آپ ریلوے دیکھ لیں، جن کا انہی حکومتوں نے وہ بیڑا غرق کیا ہوا ہے، جہاں پر سو بندوں کی ضرورت تھی، وہاں پر ہزاروں بندے بھرتی ہیں، میڈم، بالکل مجھے اعتراض نہیں ہے، اگر آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں، وہاں پر یہ کنڈی صاحب کو ڈیپارٹمنٹ وہ Satisfied کر لیں گے لیکن میرے خیال میں سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی وہ یہ ایشورنس نہیں دے سکتے کہ خواہ مخواہ میں ہم کنٹریکٹ ملازمین جو ہیں، انہی کو ہم Permanent کریں گے، ہو سکتا ہے، اس Time policy کا ایک Matter ہو، چونکہ Policy matter ہے، اس کے اوپر ہو سکتا ہے، وہاں پر Criteria وہ پراونشل گورنمنٹ اس ٹائم جب Permanent کا سوچیں گی تو ہو سکتا ہے، یہ گورنمنٹ اس کے Successive government یہ Decision لیں، اس کے اوپر ایک Proper criteria ہوگا، Proper طریقہ کار ہوگا، ہو سکتا ہے این ٹی ایس، ایٹا کے ذریعے وہ کمیشن کے ذریعے ہو، جو بھی ان کا Criteria ہے، میرے خیال میں یہ کنڈی صاحب کا جو مطالبہ ہے، میرے خیال میں غیر مناسب ہے، بہر حال جس طرح آپ Decide کرتے ہیں لیکن۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی کنڈی صاحب، میں۔

وزیر قانون: بس بھیج دیں، میڈم، کمیٹی میں بھیج دیں لیکن کمیٹی میں مجھے پتہ ہے کہ ان کو۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کنڈی صاحب، میں یہ گزارش کروں گی، آپ ایک بار۔

وزیر قانون: Departments assure نہیں کر سکتے کہ ان کو ہم Permanent ہی کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایک بار آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھے، میرے خیال سے آپ آپس میں بات چیت کریں۔

ایک رکن: محترمہ سپیکر صاحبہ،۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، کوئی بات نہیں، اگر آپ چیف منسٹر کے ساتھ یا منسٹر کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہ رہے ہیں تو یہ آپ کی مرضی ہے لیکن بیٹھنا چاہیئے، میں گزارش کرتی ہوں، آپ ایک بار بیٹھیں وہ آئیں گے، پارلیمانی سیکرٹری کی بات ہے، میں آپ کی ایک بات سے Agree کرتی ہوں کہ ہمارے منسٹر اگر حاضر نہیں ہوتے تو پارلیمانی سیکرٹری کا ہونا ضروری ہے، یہ آپ کی اس بات سے میں Agree کرتی ہوں لیکن گزارش ہے کہ آپ بیٹھیں ایک بار منسٹر صاحب کے ساتھ۔

جناب احمد کنڈی: آپ کی گزارش وہ سر آنکھوں پر لیکن ایک تو منسٹر آتے نہیں، پارلیمانی سیکرٹری آتے نہیں، میں بالکل اس کو Withdraw کر لیتا اگر منسٹر خود ہوتے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: خیر ہے، خیر ہے، ابھی تو ہمارا کام سٹارٹ ہوا ہے، آئیں گے وہ ان شاء اللہ ضرور۔

جناب احمد کنڈی: نہیں نہیں۔ دیکھیں، اس کا منسٹر ہے، باقاعدہ منسٹر اس بات کے لئے تو نہیں ہے جو گاڑیاں، بنگلے اور دفتر رکھیں، یہ اس لئے ہے کہ یہاں پر Reply کریں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے، اگر آپ کمیٹی میں بھیجنا چاہ رہے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: کمیٹی کو بھیج دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کمیٹی کو ریفر کرتی ہوں۔

وزیر قانون: میڈم، ایک سیکنڈ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی آفتاب عالم صاحب۔

وزیر قانون: اس میں میری گزارش یہ ہے کہ اس کو Pending کر دیں، فی الحال کے لئے ڈیفر کر دیں، ایڈوائزر صاحب خود آ جائیں تو وہ کنڈی صاحب کو Satisfied کر لیتے ہیں چونکہ یہ Policy matter ہے، Regularization تو میرے خیال میں ان کی طرف سے ہم ایشورنس نہیں دے سکتے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تو کنڈی صاحب، اس کو اب Pending کرتے ہیں، آپ سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں، آپ کو پتہ ہے، یہ Process کا اچانک کمیٹی میں بھی وہ ڈالنا، اس طرح یہ باتیں میرے خیال سے اچھی نہیں ہیں تو Pending کریں۔

جناب احمد کنڈی: نہیں نہیں، یہ باتیں تو کمیٹی میں اچھی لگتی ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جب منسٹر صاحب خود حاضر ہوں گے تو آپ کے سوال کا جواب ملیں گے، ان شاء اللہ Policy کے مطابق وہ آپ کو مطمئن کریں گے۔

جناب احمد کنڈی: یہ ہو سکتی ہے لیکن آپ فیصلہ مت کریں، میڈم سپیکر، میں اس کو سٹینڈنگ کمیٹی بھجوانا چاہتا ہوں، ایک ضابطہ اخلاق طے ہوا تھا، ہم لوگ ڈی آئی خان سے Special آج دوبارہ اس لئے اس ہاؤس میں آئے ہیں تاکہ اس ہاؤس کی Grace بھی بڑھے اور یہاں پر جب تک ہم Present نہیں ہوں گے تو اس ہاؤس کو ہم Healthy functioning نہیں کرائیں گے وہ Good governance کیسے ہوگی، یہ منسٹر آتے نہیں، غیر حاضر رہتے ہیں، ان کو میں نے بالکل دیکھا بھی نہیں ہے، گزارش میری یہ ہے، ضابطہ اخلاق یہ طے ہوا تھا کہ جو منسٹر نہیں آئے گا، اس کا سوال سٹینڈنگ کمیٹی کو جائے گا، آپ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس اس کو بھیجیں۔

(تالیاں)

وزیر قانون: بھیج دیں، بھیج دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

Is it the desire of the House thatthe question No.1478 moved by the honorableMember may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker:The'Ayes' have it.

ایک رکن: محترمہ سپیکر،۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، اچھا تو ووٹنگ کریں ناں جو Favour میں ہو وہ ذرا ہاتھ کھڑا کریں، کھڑے ہو جائیں، کھڑے ہو جائیں، ٹھیک ہے۔

The 'Ayes' have it. The question is referred to the concerned Standing Committee.Question No. 1546. Janab Ehsanullah Khan Sahib,Lapsed. Ji Amjad Ali Sahib.

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ کل رات سے ہزارہ ڈویژن، ملاکنڈ ڈویژن، اس میں بارشوں کا ایک نیا Spell آچکا ہے، آج صبح سے ہزارہ ڈویژن میں مہانڈی اور Siran valley میں بہت زیادہ نقصانات ہو

چکے ہیں، سوات میں ابھی ڈی سی سے میرا رابطہ ہوا، تقریباً 08لوگ کچے مکانات گرنے سے شہید ہو چکے ہیں جس میں بچے بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں، بونیر میں تقریباً کوئی 50افراد جو ابھی تک Indentify ہو چکے ہیں کہ وہ شہید ہو چکے ہیں، مختلف واقعات میں کچھ کچے مکانات گرنے سے، کچھ سیلابی ریلوں میں جانے سے لیکن سوات میں آج صبح وہاں پر میں بھی موجود تھا، میرے حلقے میں ایک گھر میں تقریباً 13لوگ جن میں بچے، خواتین اور بوڑھے تھے، ہم نے ان کو خود Rescue کیا، ان کو محفوظ مقامات تک پہنچایا اور تقریباً سوات میں Rescue کیا، TMAs وغیرہ کا جو Joint operation چلا کیونکہ بہت سے لوگ سیلابی ریلوں میں پھنس چکے تھے، تقریباً کوئی ڈھائی 300لوگوں کو بچایا گیا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، اس میں میرے خیال میں بہت سے کچے پل اور روڈز وغیرہ بھی تباہ ہو چکے ہیں، مینگورہ سٹی تقریباً پانی کی وجہ سے ڈوب چکا ہے کیونکہ پانی کا بہاؤ اتنا تیز اور اتنی جلدی پانی آیا کہ جتنے بھی آس پاس کی علاقے تھے، برساتی نالوں کے ساتھ یا جو دریائے سوات میں پانی آیا تو میں چاہتا ہوں، ان شاء اللہ گورنمنٹ بھی اس پر، ہم سی ایم صاحب سے اس پر مشورہ کر کے لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں کہ وہاں بھی خصوصاً ملاکنڈ ڈویژن میں اور ہزارہ ڈویژن میں ہم Emergency declare کریں اور Administration department لگا ہوا ہے، ہم بھی ان کے ساتھ Coordination میں ہیں، لوگوں کو جتنا جلدی ہو سکے، ان کو بچایا جائے، ان کو محفوظ مقامات تک لے کر جائیں، ان کو Tents وغیرہ بھی Provide کئے جائیں، ان کو کھانا وغیرہ بھی Provide کیا جائے، PDMA کے Through وہ بھی لگے ہوئے ہیں، PDMA والے انشاء اللہ تو یہی میں چاہ رہا تھا، اس کا سارے ایوان کو پتہ ہو کیونکہ ابھی یہ جو سیلابی ریلہ آئے گا، یہ نیچے یہاں سے چارسدہ، صوابی، نوشہرہ اس Side پر بھی آئے گا، میرے خیال میں اگر یہاں ابھی کوئی PDMA کا کوئی بندہ بیٹھا ہو تو اس کو بھی ہم Direction دیتے ہیں کہ یہاں پر بھی اعلانات وغیرہ ہو جائیں تاکہ یہ لوگ بھی محفوظ مقامات پر، جو دریا کے ساتھ رہتے ہیں وہ بھی وہاں سے چلے جائیں، ان کے لئے متبادل انتظامات بھی کئے جائیں، یہی میری عرض تھی اور جو لوگ شہید ہو چکے ہیں، ان کے لئے میرے خیال میں دعائے مغفرت کرتے ہیں، ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر:جناب آفتاب عالم صاحب، پہلے لیاقت صاحب کو موقع دیں، جی لیاقت صاحب، 02 منٹ ٹھیک ہے، دعاتو ایک ساتھ ہو گئی لیکن آپ کو موقع دیا جائے گا۔ انوار صاحب، پہلے لیاقت صاحب کو فلور دے، لیاقت صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی):بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر صاحبہ،ته ولې، اوس ته به پرې خبرې اوکړے---

محترمہ ڈپٹی سپیکر:انور صاحب،آپ کو موقع دے رہے ہیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی:باتیں پھر بعد میں کروں گا کیونکہ میں نے کافی سوالات اور جوابات لکھے ہیں لیکن یہ صرف میں Point of order پر یہ بات کرنا چاہتا ہوں، جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ کے بارے میں، میری ایک تحصیل لال قلعہ میں سوری پاؤ نام کا ایک گاؤں ہے، اس میں ایک گھر کے 06 لوگ شہید ہو گئے ہیں، کل رات کو۔ ان کے لئے، یہ علاقہ آفت زدہ ہے، یہ ایک گھر نہیں، بہت سارے گھروں پر سلائیڈنگ آئی ہے، گھر تباہ ہوئے ہے لیکن شہادتوں کی ابھی تک ٹوٹل ڈیٹیل موصول نہیں ہوئی ہے، صبح سے ابھی تک صرف 06 لوگوں کی شہادتوں کی وہ ڈیٹیل موصول ہوئی ہیں، باقی ابھی تک باقی ہے، میرے علاقے کی زیادہ تر روڈوں کو ختم کر دیا ہے، رابطہ پل جتنے بھی تھے، بلو خان نامی ایک علاقہ ہے جو بڑا علاقہ ہے، اس کا رابطہ پل پانی بہا کر لے گیا ہے، بہت سارے ایسے ہیں، لاچہ نامی ایک جگہ ہے، سوری پاؤ کا، بابا گام کا، شاہی بن شاہی اور آقا خیل درہ بہت ساری آسمان بانڈہ ایسی جگہیں ہیں کہ اس میں سارے روڈ درہم برہم ہو گئی ہیں، اس کو خصوصی طور پر کوئی ایمر جنسی بنیاد پر کوئی ایسا اقدام ہونا چاہیئے کیونکہ لوگوں کے رابطے ختم ہو گئے ہیں، صبح سے مجھے لوگ کہہ رہے تھے کہ ابھی ہمیں جنازے میں جانا ہے لیکن اتنا پانی آرہا ہے کہ سارے روڈ تباہ ہو گئے ہیں، ہم جنازے تک نہیں جا سکتے ہیں، اس کو آفت زدہ قرار دیں، میں نے سی ایم صاحب کو بھی میسج کیا ہے، ڈی سی صاحب کو بھی صبح میں نے بولا تھا، صبح میں نے کال کی تھی، میسج بھی کیا ہے لیکن اس اسمبلی سے ایک آرڈر ہونا چاہیئے کہ اس کو آفت زدہ قرار دیں، ان لوگوں کے ساتھ ایسی مدد ہو جائے کہ بالکل ابھی جو تباہ حال گھروں میں پڑے ہیں، ان لوگوں کو تھوڑا دلاسہ مل جائے، پھر باقی باتیں میں بعد میں کروں گا کیونکہ یہ صرف Point of order پر تھا پھر بعد میں چاہیئے مجھے ٹائم اور دعا بھی ساروں کے لئے اکٹھی ہونی چاہیئے کیونکہ ایک سوری پاؤ کے 06 لوگ ایک گھر سے شہید ہو گئے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ لیاقت صاحب، جناب بارکوال صاحب، آپ ایک اجتماعی دعا کریں، تمام شہداء کے لئے، انور خان، آپ کے پاس 05 منٹ ہیں، 05 منٹ میں آپ کریں کیونکہ ہم ایجنڈے کے مطابق جائیں گے۔

جناب محمد انور خان: شکریہ۔ میڈم، صرف دعا کرنی تھی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دعا بھی کریں، دعا بھی کریں۔

جناب محمد انور خان: دعا کرو۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب محمد انور خان: کے پی میں ہمارے پولیس کے تقریباً 08 اور 03 اپر دیر میں شہید ہوئے ہیں، 06 زخمی ہوئے تھے، ان کے لئے بھی دعا فرمائیں اور جو زخمی ہیں، میں حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ جو شہداء ہیں، ان کے لئے شہداء پیکج، اللہ تعالیٰ ہمارے شہداء کے درجات بلند فرمائیں، اللہ تعالیٰ ان کو جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمارے صوبے میں امن قائم کرے اور جو ہمارے دشمن، امن کے دشمن ہیں، ان کو تباہ کرے، اللہ ہم پر رحم کرے، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آمین۔ کوسچن نمبر 1576 محترمہ نیلوفر بابر صاحبہ۔

* 1576 محترمہ نیلوفر بابر: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2018ء تا 2023ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں حلقہ PK-1 کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا؛

(ب) مذکورہ فنڈز میں کتنی رقم جاری ہوئی تھی اور کتنی خرچ ہوئی ہے، خرچ شدہ فنڈز کہاں کہاں پر اور کن سکیموں پر خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) سال 2018ء تا 2023ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں حلقہ PK-1 کے لئے کل 103.167 million funds مختص کئے گئے تھے جو تمام جاری اور خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) جاری شدہ مذکورہ فنڈ پولیس لائن چترال کی تعمیر اور ماڈل پولیس سٹیشن بمبوریت چترال کی تعمیر نو کے لئے درج ذیل اے ڈی پی سکیم کے تحت خرچ ہوئے ہیں۔

F/S and strengthening of Police infrastructure in Khyber Pakhtunkhwa

SH: Constable of Police Line Chitral Construction of Model Police Station Bamborat at Chital.

محترمہ نیلوفر بابر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میرا کوسچن جو وزیر داخلہ سے ہے وہ ذرا ارشاد فرمائیں کہ یہ 2018ء سے 2023ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں حلقہ PK-1 کے لئے جتنا فنڈ مخصوص کیا گیا، اس کے بارے میں ذرا تفصیل بتائیں، فنڈ میں کتنی رقم جاری ہوئی اور کتنی خرچ ہوئی، خرچ شدہ فنڈ کہاں کہاں اور کن کن سکیموں پر لگایا گیا،اس کے بارے میں مکمل تفصیل اگر بتائیں تو مہربانی ہوگی؟ جناب سپیکر، یہ بات ریکارڈ کا ایک حصہ ہے کہ سال 2018ء اور 2023ء کے دوران حلقہ PK-1 کے لئے کل رقم 103.167 million ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی میں مخصوص کئے گئے، حکومت کے مطابق تمام فنڈ جاری اور خرچ کئے جا چکے ہیں، تاہم چند نکات کے باعث جو شک میں ہیں، نمبر 1، فنڈ کا اخراج اور خرچ میں فقدان ہے، حکومتی جواب میں یہ نہیں بتایا گیا کہ فنڈ کس تاریخ کو اور کتنی قسطوں میں جاری ہوا، آیا مقررہ وقت میں خرچ ہوا کہ نہیں؟ نمبر 02، سکیموں کے معیار پر سوالات ہیں، پولیس لائن چترال اور ماڈرن پولیس سٹیشن بمبوریت میں جن سکیموں پر فنڈ خرچ کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے مگر ان منصوبوں کی موجودہ حالت کے معیار اور رپورٹ فراہم نہیں کی گئی، نمبر 03، فنڈ کی تقسیم میں بھی فقدان ہے، پورے حلقے کے لئے مخصوص فنڈ کا سب سے زیادہ حصہ صرف دو منصوبوں پر خرچ کیا گیا، مقامی اور۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نیلوفر بابر صاحبہ، آپ کو محکمے کی طرف سے سوال کا جواب دیا گیا ہے، اگر آپ اس سے مطمئن نہیں تو دوبارہ آپ کو Concern minister جواب دیں گے کیونکہ یہ کوسچن آپ نے پہلے بھی کیا تھا، وقت پر آپ کے سوال کا جواب دیا گیا ہے۔

محترمہ نیلوفر بابر: نہیں جی، یہاں پر تو صرف مجھے بتایا گیا ہے کہ 02 سکیموں پر یہ روپے لگے ہوئے ہیں مگر جو عوامی مسائل ہیں جن کی ادھر ضرورت ہے، ان پر کیوں نہیں لگایا گیا؟ یہ تو ایک سوالیہ نشان ہے ناں کہ 02 منصوبوں پر ساری رقم کیوں لگائی گئی؟ اگر آپ مہربانی کرکے ان کو کہیں کہ یہ ہمیں فراہم کریں، یہ سارا کچھ ہماری اسمبلی کو، ہمارے ایوان کو تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ فنڈ کہاں گئے، کیسے خرچ ہوئے، کتنے لگے اور کب لگے، کب نکلے اور کیسے خرچ ہوئے؟ میں صرف یہ چاہتی ہوں، میں چترال کے رہنے والی ہوں، میں پولیس سٹیشن بھی گئی ہوں، سارا کچھ میں نے دیکھا ہے، وہاں پر کچھ بھی نہیں ہے، آپ مہربانی کرکے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ بابر صاحبہ، آپ کو Minister concerned آفتاب عالم صاحب پلیز، آپ بابر صاحبہ کے سوالوں کا جواب دیں۔

وزیر قانون: جی میڈم، اس میں سوال کا تفصیلاً جواب دیا گیا ہے لیکن میرے خیال میں ابھی ہمیں یہ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ جس طرح ابھی محترمہ نیلوفر بابر صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں پر کافی اور بھی مسائل ہیں، میرے خیال میں یہ کوسچن، Home کو ریفر کیا گیا، Home نے اپنی حد تک ان کا Spare ہے، اس حد تک انہوں نے Respond کیا ہے کہ 2018ء سے 2023ء تک PK-1 میں انہوں نے جو جو پروجیکٹ کئے ہیں، ظاہری بات ہے وہ Mention بھی کئے ہیں، پولیس لائنز ہیں، اس میں پولیس سٹیشنز ہیں، اس کو Execute بھی کیا ہے وہ کمپلیٹ بھی ہو چکے ہیں اگر میڈم کو اس حوالے سے کوئی Reservations ہیں تو وہ بھی بتادیں، اگر Otherwise تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوسچن غلط طریقے سے کیا گیا یا سیکر ٹریٹ کی طرف سے غلط ڈیپارٹمنٹ کو ریفر کیا گیا یا اس طرح ہونا چاہیئے تھا کہ پی اینڈ ڈی کو ریفر کر لیتے یا فنانس کو ریفر کر لیتے، میرے خیال میں Appropriate department جو ہے وہ پی اینڈ ڈی ہے، وہاں پر اگر یہ ریفر ہو جاتا تو یہ بہتر طریقے سے Respond ہوتا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوسچن نمبر 1527 جناب عدنان خان صاحب۔

جناب عدنان خان: نہیں، میڈم کا ہو گیا۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عدنان خان صاحب۔

جناب عدنان خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ میں پوچھ رہا تھا کہ وہ میڈم والا۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 1527 جناب عدنان خان۔

* 1527 جناب عدنان خان: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخوا میں پولیس کانسٹیبل کی تنخواہ کتنی ہے اور ان کا سکیل کتنا ہوتا ہے؛

(ب) پولیس کانسٹیبل کی اپ گریڈیشن کس طرح ہوتی ہے اور کتنا وقت لگتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا)سوال نمبر 1527 کے حوالے سے موصول شدہ جواب از دفتر بجٹ آفیسر سی پی او پشاور بحوالہ لیٹر نمبر A-3/6522 مورخہ 26-07-2024ء معروض ہوں کہ:

(الف) خیبر پختونخوا میں پولیس کانسٹیبل کی موجودہ نظر ثانی شدہ پے سکیل 2022ء کے مطابق 44 ہزار 899 روپے بنتی ہے اور اس کا سکیل 07 ہے۔

(ب) اس سے قبل صوبائی حکومت کے محکمہ خزانہ کے نوٹیفکیشن نمبر SO (SR)/FD/7-B/ 2015-16/CPO/3305 مورخہ 2018-01-03 جو کہ ایوان کو فراہم کی گئی ہے، کانسٹیبل سکیل 05 سے سکیل 07 کو اپ گریڈ کیا تھا جس پر صوبائی حکومت کے محکمہ خزانہ کو کل مالیاتی مضمرات مبلغ 950.78 million کا اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑا تھا جس پر تقریباً 03 سال کا عرصہ لگا تھا جبکہ جنرل اپ گریڈیشن صوبائی حکومت کے اختیارات ہیں، البتہ انفرادی اپ گریڈیشن کی صورت میں محکمہ فنانس نے اپ گریڈیشن کمیٹی تشکیل درجہ ذیل ہے:

مشکلات کی وجہ سے مجوزہ پوسٹوں کی اپ گریڈیشن

بعض سرکاری ملازمین کی ترقی کے مزید امکانات نہ ہونے کی وجہ سے اور ایک عہدے پر کافی عرصے تک رہنے کی وجہ سے ان عہدوں کی اپگریڈیشن کی تجاویز محکمہ فنانس کمیٹی کے سامنے زیر غور لائی جارہی ہے بشرط یہ کہ:

(i) سروس 10 سال سے کم نہ ہو۔

(ii) موجودہ سروس سٹرکچر میں پروموشن کے بالکل امکانات نہ ہوں۔

(iii) موجودہ پے سکیل میں پہلے سے ذاتی اپ گریڈیشن کے ذریعے موجودہ عہدے پر اضافہ نہ کیا گیا ہو، نیز یہ کہ مجوزہ اپ گریڈیشن عہدے دار کے لئے ذاتی ہوگی، اس عہدے کو چھوڑنے پر محکمہ فنانس کی جانب سے وہ پوسٹ ڈی گریڈ کر دی جاتی ہے، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عدنان خان: جناب سپیکر صاحب، یہ میں نے کوسچن کیا تھا، پولیس کانسٹیبل کی تنخواہ کے بارے میں کہ ان کا سکیل کتنا ہوتا ہے؟ پولیس کانسٹیبل کی اپ گریڈیشن کس طرح ہوتی ہے؟ اس میں کتنا وقت لگتا ہے؟ جواب سے میں بالکل مطمئن نہیں ہوں، جواب خود بتا رہا ہے کہ انہوں نے لکھا ہوا ہے، خیبر پختونخوا پولیس کانسٹیبل کی تنخواہ موجودہ نظر ثانی شدہ پے سکیل 2022ء کے مطابق 44 ہزار 899 روپے

بنتی ہیں، ان کا سکیل 07 ہے۔ میڈم سپیکر صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب کو جواپ گریڈیشن کی سمری Put up ہوئی ہے، اس میں پولیس کانسٹیبل کی تنخواہ کے پی کے کی 69 ہزار 127 روپے لکھی گئی ہے، پنجاب کی 73 ہزار میرے پاس ابھی بھی پے سلپ موجود ہے، پولیس کانسٹیبل کی جو Initial ان کی Recruitment ہوتی ہے، ان کی تنخواہیں 43 ہزار روپے ہیں، پنجاب کی بھی 43 ہزار ہیں، کے پی کے کی بھی 43 ہزار ہیں، یہ ویسے ہی فرضی مسودے بنا لیتے ہیں، ہمارے سامنے یہ پیش کر دیتے ہیں، With due apology، ہمارے منسٹر صاحب بڑے محترم ہیں، میں اس میں 02/03 پوائنٹس جو انہوں نے مجھے جواب دیئے ہیں، اس کے اوپر میں آتا ہوں، اپ گریڈیشن ہوئی ہے 2018-01-03 کو، 05 سکیل سے 07 سکیل ان کو دیا ہوا ہے، یہی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، انہوں نے 2018-01-03 کو پولیس کانسٹیبل کو 05 سکیل سے 07 سکیل میں اپ گریڈیشن دے دی لیکن اس کے اوپر عمل درآمد نہیں ہوا، Notification issue ہو گیا، اس میں لکھا ہے کہ With immediate effect notification میں لکھا ہوا ہے، With immediate effect لیکن Immediate effect کا مطلب یہ ہوا کہ پولیس والے بیچارے قربانیاں دے رہے ہیں وہ در بدر کی ٹھوکریں کھاتے رہے ہیں، انہوں نے Writ Petition دائر کر دی، ہائی کورٹ میں Writ Petitions کے اوپر فیصلہ آ گیا، 2025ء میں یہ جو Writ Petition تھی، ان کی وہ 5567P(22-23) اور اسی طرح 2024 Two Writ Petitions میں اور 2025ء میں، 2023ء میں اور 2024ء میں انہوں نے Two Writ Petitions دائر کر دی، ہائی کورٹ میں فیصلہ تب ہوا جب ہمارے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل نے وہاں پر ایک Notification issue کر دیا، 2018ء کو اپ گریڈیشن ہوئی ہے اور نوٹیفیکیشن بھی ہوا ہے کہ With immediate effect لیکن ہائی کورٹ کے سامنے وہ Notification issue کرتے ہیں، 2025ء میں ابھی ہم اس کے اوپر عمل درآمد کریں گے، ان کو تنخواہیں بھی ہم 36 مہینوں میں دیں گے، Lump sum ہم وہ نہیں دے سکتے ہیں، ہماری اس اسمبلی کی ایک قرارداد بھی ہے وہ قرارداد کا میں حوالہ دیتا ہوں وہ Unanimously ہماری Joint resolution No. 61 ہے جو 2024-08-08 کو پاس ہوئی ہے، اس میں ہمارے منسٹر لاء صاحب نے وہ Move کی تھی، ہمارے مخدوم آفتاب حیدر صاحب نے وہ قرارداد Move کی تھی جو Unanimously pass ہوئی ہے، ہمارے کے پی پولیس کی تنخواہیں وہ برابر ہونی چاہیئے، پنجاب اور اسلام آباد کے مطابق لیکن میرے پاس ثبوت موجود ہے، ابھی بھی آپ Pay slip اٹھا لیں، اس میں جو

تنخواہیں ہیں وہ وہیں کی وہیں ہیں، اس کے اوپر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا ہے، ہائی کورٹ میں انہوں نے Notification show کر دیا کہ 2018ء کو ان کی اپ گریڈیشن ہوئی ہے اور ابھی ہم اس کی تنخواہیں 36 مہینوں میں، ان کو مہینے کے حساب سے دیں گے، ہم یہ بوجھ ختم کر دیں گے لیکن اس کے اوپر Still عمل درآمد نہیں ہوا ہے پھر یہاں پر وہ مجھے جواب دے رہا ہے، میں ایک ایک پوائنٹ کو وہ کرتا ہوں، گزارش کرتا ہوں پھر یہاں پر اگر آپ میڈم سپیکر صاحبہ، دیکھ لیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے جو Risk allowance ہے جو آپ کا وہ کیبنٹ کا Special initiative تھا، کیبنٹ نے Special اس کے اوپر ورکنگ کی ہے، میں کیبنٹ کو Appreciate کرتا ہوں وہ لیتے ہیں اس چیز کو لیکن پتہ نہیں کہ فنانس والے کیا کرتے ہیں؟ وہ اس کے اوپر عمل درآمد نہیں کرتے، انہوں نے ایک Special meeting کی ہے 13-06-2025 کو، انہوں نے Enhance کیا ہے، Risk allowance جتنے بھی پولیس والے ہیں، ان کے لئے یہ BPS-7 سے لے کر BPS-16 تک لیکن اس میں پھر مزے کی بات یہ دیکھ لیں، پھر ان کو لکھتے ہیں، In leave of disparity reduction allowance کے علاوہ انہوں نے Risk allowance تو زیادہ کیا ہے، اس میں پھر مزے کی بات دیکھ لیں وہ نوٹیفیکیشن بھی میرے سامنے پڑا ہوا ہے، Constable BPS-7 میں ہے، اس کا Risk allowance جو ہے وہ 7400 ہیں، 7400 سے اس کو بڑھا کر 11400 کر دیا ہے، یعنی 04 ہزار روپے اس کو زیادہ کر دیا، اس کے بعد Head constable کی طرف آ جائیں وہ BPS-9 میں ہے، ان کو Risk allowance ملتا ہے 08 ہزار روپے، اس کو بڑھا دیا ہے 11220، اسی طرح 3220 روپے ابھی Constable کے وہ بڑھا رہے ہیں وہ 05/07 سکیل میں ہے، اس کا Risk allowance بڑھ رہا ہے 04 ہزار روپے اور مزے کی بات دیکھ لیں، Head constable جو ہے وہ 09 سکیل میں ہے، ان کا Risk allowance بڑھتا ہے 3210 روپے، اس کے بعد آپ آ جائیں، Assistant sub inspector کی، ASI کا Risk allowance جو پہلے تھا وہ 8600 روپے، ابھی اس کو دے رہے ہیں 10700 روپے، یعنی 2100 روپے اس کو اضافہ ملا ہے تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟ 07 سکیل کو آپ 04 ہزار بڑھا رہے ہیں اور جو 11 سکیل ہے، اس کو آپ 2100 روپے بڑھا رہے ہیں، Head constable کو آپ 03 ہزار روپے بڑھا رہے ہیں اور Sub inspector کو تو ٹھیک ہے، اس کو آپ جو بڑھا رہے ہیں وہ ٹھیک ہے، اس کے اوپر میں بات نہیں کروں گا لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ آپ کے جو Risk allowance ہے، یہ DRA

(Disparity Reduction Allowance) کے ساتھ وہ کر دیا ہے کہ ہم DRA اور Risk allowanceایک جگہ پر اس کو دے رہے ہیں، 2022ء میں وہ DRAان کو ملتا تھا لیکن یہ ساری چیزیں گڈ مڈ کر کے ضم کر کے یعنی ان بیچاروں کو پولیس کی تنخواہ کوئی نہیں بڑھی ہے، اپ گریڈیشن کوئی نہیں ہوئی ہے وہ بیچارے قربانیوں کے لئے صرف پیدا ہوئے ہیں وہ قربانیاں دیں گے اور ان کی تنخواہیں نہیں بڑھیں گی، ان کے لئے کوئی مراعات نہیں ہیں اور کہتے ہیں کہ خزانہ بھرا پڑا ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ ساری چیزیں ریکارڈ کے اوپر ہیں، ان کے ساتھ یہ زیادتیاں ہو رہی ہیں، یہ زیادتیاں کب تک ہوتی رہیں گی؟ میں تو یہ منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ کی Joint resolution پڑی ہوئی ہے، اس کو کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ اس کے اوپر فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بلا کر ان کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالا جائے۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ عدنان صاحب۔ جناب وزیر قانون آفتاب عالم صاحب۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> میڈم سپلیمنٹری ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی ثوبیہ، آپ اب بیٹھیں پلیز، آپ کو موقع دیا جائے گا، پلیز ثوبیہ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> میڈم، مجھے موقع دیں، اس پر سپلیمنٹری کوسچن ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں نہیں۔ پلیز ثوبیہ۔

<u>وزیر قانون:</u> جی میڈم، اس کے اوپر، بس خیر دے، مسئلہ حل کوؤ کنہ۔ میڈم، اس میں اس طرح ہے کہ اپ گریڈیشن کمیٹی تو Already finance میں ہے، اگر پھر بھی عدنان صاحب میرے خیال میں دوسری بار یہ لا رہے ہیں، Last timeتو اس کا خیر مجھے پتہ نہیں ہے کہ وہ بھی سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر ہوا تھا، بالکل اس کو کر دیں (تالیاں) اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس Evidences ہیں، کوئی اس طرح کے لوگ جن کو Right ہے وہ Entitled ہے، ان کو نہیں ملا تو ریفر کر دیں، جی کوئی Objection نہیں ہے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> میڈم، اب وہ چپ ہو گئے ہیں، اب تو بیٹھ گئے ہیں، اب مجھے موقع دے دیں۔

<u>وزیر قانون:</u> بس اوشو کنہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ ان کو، پہلے اس کو ختم کرنے دیں، وزیر قانون صاحب سوال کا جواب دے رہے ہیں تو بیچ میں بولنے کی وہ نہیں ہے، آپ تھوڑا سا حوصلہ رکھیں، آپ کو ان شاء اللہ موقع میں دوں گی، جی ثوبیہ کا مائیک On کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ میڈم سپیکر، بجٹ میں بتایا گیا تھا کہ کے پی پولیس کی تنخواہ پنجاب پولیس کے برابر ہوگئی ہے چونکہ پنجاب پولیس کی تنخواہ Seventy three thousand ہے اور ہمارے اس صوبے کی جب نئی بھرتیاں ہو جاتی ہیں تو ان کی تنخواہ 43 ہزار روپے ہے، اس بجٹ میں، یہ جولائی مہینے کی تنخواہ جب پولیس نے لے لی تو وہ میرے خیال سے 03 ہزار رہے، 04 ہزار بڑھی ہوئی ہے، ذرا منسٹر صاحب، اس کا بتائیں گے کہ بجٹ میں بتایا گیا تھا، ابھی تک یہ Seventy three تک نہیں گئی تو اس کی Explanation دیں، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میرے خیال سے وزیر قانون صاحب نے اس بات سے Agree کیا ہے، اس کو ہم کمیٹی میں وہ کریں گے، ریفر کریں گے۔

Is it the desired of the House that the question No. 1527 movedby the honorable Member may be referred to the concern Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The question is referred tothe Committee concerned.

(Applause)

غیر نشان دار سوالات اور ان کے جوابات

1371 محترمہ شہلا بانو: کیا وزیر سیاحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخوا کے سیاح مقامات ناران اور کاغان میں سیاحوں کے تحفظ اور صحت سے متعلق حکومت خیبر پختونخوا نے کیا سہولیات فراہم کی ہیں، تفصیلات فراہم کی جائے؟

جناب زاہد چن زیب (مشیر ثقافت وسیاحت): (الف) جی ہاں، خیبر پختونخوا نے سیاحوں کے تحفظ اور طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات عمل میں لائیں ہیں۔

(1) ٹورازم پولیس کا قیام: محکمہ سیاحت نے ٹورازم پولیس کا قیام عمل میں لایا ہے، جن کا کام سیاحوں کے تحفظ، فرسٹ ایڈ کی فراہمی، رہنمائی اور حکومتی علمداری کو قائم رکھنا ہے۔

(2) ٹورازم ہیلپ لائن کا قیام: محکمہ سیاحت نے ٹورازم ہیلپ لائن 1422 کا قیام بھی عمل میں لایا ہے جہاں سیاحوں کی رہنمائی کے ساتھ ساتھ شکایات کا ازالہ بھی کیا جاتا ہے۔

(3) ایمرجنسی ریسپانس ونگ کا قیام: محکمہ سیاحت نے کاغان اور ناران میں ایک ایمرجنسی ریسپانس ونگ کا قیام عمل میں لایا ہے جس کا مقصد سیاحوں کے لئے طبی عملے کی فراہمی، فائر فائٹنگ کی سہولت اور تیراکوں کی خدمات شامل ہیں، یہ ونگ ہر قسم کی ایمرجنسی حالات سے نمٹنے کے لئے تیار رہتا ہے اور سیاحوں کے لئے ایمرجنسی ادویات اور ایمبولنس کی سہولت سے آراستہ ہے۔

(4) ریسکیو 1122 کا قیام: حادثات پر بروقت قابو پانے اور مٹیگیشن (Mitigation) کے لئے حکومت خیبر پختونخوا نے دو ریسکیو مراکز قائم کئے ہیں، جن کے ساتھ محکمہ سیاحت 24 گھنٹے رابطے میں ہوتا ہے، اس کے علاوہ محکمے کے ساتھ دو عدد دفاتر اور ضروری آلات موجود ہیں جو حساس جگہوں پر پارک کئے گئے ہیں اور ممکنہ خطرے کی مدنظر کارروائی ممکن بناتی ہے۔

(5) ٹریفک کے مسائل: ممکن لینڈ سلائیڈنگ اور ٹریفک کے تعطل سے نمٹنے کے لئے ہیوی مشینری حساس مقامات پر پارک کی گئی ہیں جو ہر وقت کارروائی کو ممکن بناتی ہے۔

(6) ہسپتال کی سہولت: حکومت خیبر پختونخوا نے ناران میں ایک آر ایچ سی قائم کی ہے جس میں ماہر طبی عملہ موجود ہوتا ہے اور محکمہ سیاحت اور اپنی ہیلپ لائن 1422 کی مدد سے بیمار سیاحوں کو وہاں ریفر کرتی ہے۔

(7) ضلعی انتظامیہ کے ساتھ ربط: محکمہ سیاحت ضلعی انتظامیہ اور دوسرے حکومتی اداروں کے ساتھ ہر وقت رابطے میں رہتی ہے اور محکمے کا ہیلپ لائن دوسرے محکمہ جات کے ساتھ Linked ہے، سیاحوں کی مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔

1546 جناب احسان اللہ خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی کے 115 کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان میں مختلف بنیادی صحت مراکز، رولرز مراکز اور کیٹیگری ڈی ہسپتال موجود ہیں؛

(ب) مذکورہ مراکز صحت میں کون کونسی صحت کی سہولیات کس طریقہ کار کے تحت دی جارہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

اختشام علی (مشیر صحت): (الف) جی ہاں، حلقہ پی کے 115 کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان میں مختلف بنیادی صحت مراکز اور کیٹیگری ڈی ہسپتال موجود ہیں۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) مذکورہ مراکز BHUs میں بنیادی صحت کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، جب کے کیٹیگری ڈی ہسپتال میں 24/7 سٹاف کی موجودگی، ڈیلیوری کی سہولت، لیبارٹری کی سہولیات، پوسٹ مارٹم، MLC(Medico-Legal Case) و یکسینیشن اور ادویات موجود ہیں اور چیک اپ کے بعد فراہم کی جاتی ہیں۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب انور زیب خان، ایم پی اے، آج کے لئے۔ جناب اجمل خان، پارلیمانی سیکرٹری، آج کے لئے۔ جناب تاج محمد، ایم پی اے، آج کے لئے۔ جناب محمد ریاض خان، آج کے لئے۔ جناب علی ہادی، آج کے لئے۔ جناب ہشام انعام اللہ، آج کے لئے۔ جناب فتح الملک علی ناصر، آج کے لئے۔ جناب محبوب شیر، پارلیمانی سیکرٹری، آج کے لئے۔ جناب ریاض خان، ایم پی اے، آج کے لئے۔ امیر فرزند خان، آج کے لئے۔ جناب جلال خان، ایم پی اے، آج کے لئے۔ سردار شاہجہان یوسف، آج کے لئے۔ جناب افتخار احمد مشوانی، آج کے لئے۔ جناب فضل حکیم خان، صوبائی وزیر، آج کے لئے۔ جناب رشاد خان، ایم پی اے، آج کے لئے۔ جناب حمید الرحمان، پارلیمانی سیکرٹری، آج کے لئے۔ جناب طارق محمود آریانی، آج کے لئے۔ محترمہ جمیلہ پراچہ، ایم پی اے، آج کے لئے۔ جناب احسان اللہ خان، ایم پی اے، آج کے لئے۔ جناب فضل شکور خان، آج کے لئے۔ ملک عدیل اقبال، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The leave is granted.Item No. 7. Mr. Ihsanullah Khan, MPA, to please move his call attention notice No.433, Janab Ihsanullah Khan, MPA. Not present,it lapsed. Mr. Taj Muhammad, MPA, to please move his call attention notice No. 498, Taj Muhammad Khan, MPA.Not present, it lapsed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ مجریہ 2025ء کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 8.Honourable Minister for Local Government, to please introduce before the House that the Khyber

Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2025. Honourable Minister for Local Government, please.

Mr. Arshad Ayub Khan (Minister Local Government): Thanks Madam Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government Bill, 2025 in the House.

اگر اجازت دیں تو تھوڑا ساBackgroundاس کا بتانا چاہوں گا، میڈم، ہمارا2013ء کا جو لوکل گورنمنٹ ایکٹ تھا،اس میں جو ہمارے چیئر مین اور میئرز ہیں،ان کے اختیارات کے بارے میں یہ امنڈمنٹ جو ہم لارہے ہیں، اس میں ان کو اجازت تھی،ان کی غیر حاضری میں پریذائیڈنگ آفیسر یا چیئر مین اور میئرز کا اختیار تھا،اس کے بعد2022ء میں کچھ امنڈ منٹس لوکل گورنمنٹ کی طرف سے پھر دوبارہ آئیں، یہ اختیار ان سے لے کر ہاؤس کو دے دیا گیا،اس دفعہ جو ہماری حکومت عمل میں آئی تو لوکل گورنمنٹ ایسوسی ایشن کے ساتھ ہماری میٹنگز ہوئیں،ان کی اس بات پر ہم نے جو ترمیم 2022ء میں لائی تھی، کافی تحفظات تھے،ان کی جو ریکویسٹ تھی،ان کی جو ڈیمانڈ تھی کہ اس کو دوبارہ 2013ء کے ایکٹ کے مطابق کیا جائے، اسی کی ہم یہ امنڈمنٹ ابھی لارہے ہیں، میں نے یہTableکی ہے۔ شکریہ جی۔

Madam Deputy Speaker:The Bill stand introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ثقافت وسیاحت مجریہ 2025ء کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 9,Adviser to honourable Chief Minister, for Culture and Tourism, to please, introduce before the House that the Khyber Pakhtunkhwa,(Amendment) Bill, 2025. Minister Law, Aftab Alam Sahib, please.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Thank you Madam Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tourism (Amendment) Bill, 2025 in the House.

Madam Deputy Speaker: The Bill stand introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پریس، نیوز پیپرز، نیوز ایجنسیز اور بکس رجسٹریشن مجریہ 2025ء کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 10 Minister for Law on behalf of Honourable Chief Minister to please introduce before the House that the Khyber Pakhtunkhwa,Press, News Papers, News Agencies and Book Registration Amendment Bill, 2025. Honourable Minister for law,please.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): I intend to introduce that the Khyber Pakhtunkhwa, Press, News Papers, News Agencies and Books Registration (Amendment) Bill, 2025 in the House.
Madam Deputy Speaker: The Bill stand introduced. Item No. 11, 12

کوڈیفر کرتی ہوں۔

مجلس قائمہ نمبر 5 برائے محکمہ زراعت کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 13, Mr. Abdul Salam Khan, MPA, Chairperson Standing Committee No. 5 on Agriculture Department, to please move his grant of time extension of recent report to the Standing Committee in the House under sub rule 1 of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Salam MPA, please.
Mr. Muhammad Abdul Salam: Thanks Madam Speaker. I beg to move under sub rule 1 of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of Report of the Standing Committee No. 5 on Agriculture may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.
Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that time extension may be granted for presentation of report of the Standing Committee in the House. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Time extension is granted for presentation of report of the Standing Committee.

مجلس قائمہ نمبر 5 برائے محکمہ زراعت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 14, Mr. Abdul Salam Khan, MPA, Chairperson,Standing Committee No. 5,on Agriculture Department to please present report of the Standing Committee in the House. Abdul Salam Khan, please.

Mr. Muhammad Abdul Salam:I beg to present the report of the Standing Committee No. 5, on Agriculture Department in the House.
Madam Deputy Speaker: The report stand presented.

مجلس قائمہ نمبر 5 برائے محکمہ زراعت کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Madam Deputy Speaker:Item No. 15 Mr. Abdul Salam Khan, MPA, Chairperson Standing Committee No. 5 on Agriculture Department to move his motion for adoption of report of the Committee in the House.
Mr. Muhammad Abdul Salam:Thank you Madam Speaker. The report of the Standing Committee No.5 on Agriculture Department may be adopted.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عبدالسلام صاحب، آپ کنڈی صاحب کو ایک منٹ دے دیں۔ جی کنڈی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب احمد کنڈی: میری ایک گزارش ہے اگر عبدالسلام صاحب ہمیں تھوڑا سا ٹائم دے دیں، ایک آدھا دن اس کو ہمیں پڑھنے کا موقع دے دیں تاکہ جو انہوں نے محنت کی ہے یا یہ جو Present کر رہے ہیں اگر ہم اس کو Unanimously approve کر لیں تو اس کا Weight بھی بڑھے گا، مطلب بہتر بھی رہے گا، میری تو گزارش یہ ہے اگر ان کو جلدی نہیں تو ہم اس کو ذرا تھوڑا سا دیکھ لیں گے، اپنی In put بھی دے سکیں گے، کم از کم سٹینڈنگ کمیٹی نے جو محنت کی ہے، آپ نے Present کی ہے کیونکہ اس کو آج ہی Present ہو رہی ہے، آج ہی پاس کر رہے ہیں، تھوڑا موقع نہیں رہا، ہمیں یہ Monday کو کر لیں، میری گزارش یہ ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عبدالسلام خان صاحب۔

جناب محمد عبدالسلام: صحیح ہے، میڈم سپیکر، صحیح ہے وہ کنڈی صاحب صحیح کہہ رہے ہیں، ٹھیک ہے، ان کو ہم ٹائم دیتے ہیں کیونکہ ابھی انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے، ہم کہتے ہیں کہ ہماری جو ترقی ہو رہی ہے جو سپیڈ سے ہمارا یہی مقصد ہے کہ ہمارے زمیندار لوگ وہ بھی جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ وہ متعارف ہوں، ان کو وقت کے ساتھ ساتھ ان کی وہ Awareness ان کو ملتی رہے تو صحیح ہے، یہ Study کر لیں، ٹھیک ہے پھر Next اجلاس میں اس کو لیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ کا مائیک On کریں، ایک منٹ، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ۔ جناب سپیکر، آپ نے مجھے ٹائم دیا، آج جس طرح رپورٹ آئی ہے، یہ بہت خوش آئند ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی جو محنت ہے وہ اس ہاؤس میں Present ہوا اور کنڈی صاحب نے جو ٹائم لیا ہے وہ اچھی بات ہے کہ تمام ہاؤس کو پتہ چلے، میری ایک عرض ہے کہ یہاں پر میں ایک Matter لے کر آئی تھی، انرجی اینڈ پاؤر کا وہ گیا، انرجی اینڈ پاؤرز کمیٹی، سب کمیٹیوں کی میں ممبر بنی، میرے خیال میں فروری میں ہم نے دیر کا دورہ کیا، وہاں پر جو ایم پی ایز تھے وہ بھی ہمارے ساتھ تھے، اس سٹینڈنگ کمیٹی پر ہماری کافی میٹنگز ہوئیں، ہم نے محنت کی، اس کی رپورٹ بنی لیکن مجھے آج تک پتہ نہیں چلا تو پھر رپورٹ اس ہاؤس میں چیئرمین صاحب کیوں نہیں لے کر آئے؟ آج چیئرمین اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں اگر وہ اپنی Position clear کریں کہ اس رپورٹ میں ایسا کیا مسئلہ ہے کہ ہم محنت کرتے ہیں، سٹینڈنگ کمیٹیوں پر Minutes وغیرہ سب کچھ ہو جاتا ہے، انہوں نے میرے سامنے سائن بھی کیا ہے لیکن رپورٹ ابھی تک ہاؤس میں نہیں آئی، یہ بہت افسوس کی بات ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 15 کو میں Next date کے لئے ڈیفر کرتی ہوں، آئٹم نمبر 16 آمنہ سردار صاحبہ کا مائیک On کریں۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میڈم سپیکر، جیسا کہ آپ سب نے ہمیں اس اسمبلی میں ویلکم بھی کہا تھا، یہ خواتین آپ کے سامنے ہیں جو یہاں پر بیٹھیں ہیں، دور دراز علاقوں سے آئی ہوئی ہیں، روزانہ جانا مشکل ہے، ایم پی اے ہاسٹل کی Facility ہمیں دی جاتی ہے لیکن معذرت کے ساتھ آپ کی طرف سے بھی Directives issue ہوئیں، سپیکر صاحب کی طرف سے بھی Directives issue ہوئیں، اس کے باوجود ابھی تک رومز ہاسٹل میں خالی نہیں ہوئے، خواتین کے لئے تو آپ کی توسط سے، میڈم سپیکر، آپ کی Directives وہاں پر ہوئیں ہیں، سپیکر صاحب کے Directives وہاں پر ہوئیں ہیں، اس کے باوجود منسٹرز صاحبان جن کے بہت سارے لوگ رہ رہے ہیں، وہاں پر تو Kindly ہماری گزارش ہے کہ اگر وہ تھوڑا سا دل بڑا کریں تو وہ رومز خالی کروادیں۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آمنہ سردار صاحبہ، ہم اس پر کام کر رہے ہیں چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ سپیکر صاحب سے بات کر کے ہم نے ان میں سے تقریباً خواتین کو Shift کئے ہیں، باقی کا بھی ان شاء اللہ ہو جائے گے، آپ بے فکر رہیں۔

صوبے میں امن وامان کی صورتحال پر بحث (جاری)

Madam Deputy Speaker:Item No. 16. Discussion will continue to law & order situation in the Assembly. Ji liaqat Khan Sahib.

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

جناب پختون یار خان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، جی لیاقت خان صاحب۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: شکریہ۔ میڈم سپیکر صاحبہ، یہ تقریباً 08/10 دن سے زیادہ امن وامان کے خراب صورتحال پر بحث جاری ہے، میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ امن وامان جب ادھر عمران خان کا دور حکومت تھا، 03 سال میں کبھی ایک پٹاخہ بھی نہیں پھوڑا ہے، کبھی کسی نے کسی کو بھتہ خوری کا ٹیلیفون نہیں کیا، ادھر ڈرون حملے بند ہوئے تھے، ابھی عمران خان کے دور حکومت کے بعد یہ امن وامان کے جو حالات خراب ہو گئے ہیں، اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟ دوسری بات میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ادھر ابھی توجہ چاہیئے، کنڈی صاحب، ولې دوئ چې هلته بحث کوی نو بیا خو زما خبرې ته چې غوږ نه ایږدئ نو به بیا نه کوم۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی لیاقت صاحب، آپ Continue رکھیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: میڈم سپیکر صاحبہ، یہی کہتا ہوں کہ آج کل امن وامان کی خراب صورتحال کے بارے میں جو لوگ باتیں کرتے ہیں، یہ پہلے عمران خان کے دور حکومت میں یہ امن وامان ایک دم ٹھیک تھا، کبھی کوئی دھماکہ نہیں ہوا تھا، کوئی دہشت گردی نہیں ہوئی تھی، کوئی ڈرون حملے نہیں ہوئے تھے، ابھی یہ جو خراب صورتحال ہے، اس کی ذمہ داری اگر ہمارے اوپر کوئی لاحق کرتا ہے تو اس کے لئے میں Clear بات اور یہ Clearance کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جس بارڈر کی ذمہ داری ہے، اس کی ہے کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ یہ غیر ملکی دہشت گرد آئے ہیں، غیر ملکی دہشت گرد تو بارڈر سے آتے ہیں، اگر بارڈر سے آئے ہیں تو یہ آج Clear کرنا ہے کہ بارڈر کی ذمہ داری کس کی ہے؟ بارڈر کے پار سے جو بھی دہشت گرد آتا ہے تو اس کی ذمہ داری کسی اور کی ہے، ابھی جو ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ لوگ بتائیں کہ ہم اس دہشت گردی کا حل کیا نکالیں، جب آتے تھے تو اسی ٹائم کسی نے نہیں پوچھا تھا کہ دہشت گرد آرہے ہیں، اس کا حل کیا ہے؟ ابھی جس طریقے سے آئے ہیں، اسی طریقے سے واپس کریں، جس طریقے سے ادھر خیبر پختونخوا میں دہشت گرد آئے ہیں، اسی طریقے سے یہ دہشت گرد واپس بھی کریں، جو لوگ لے کر آئے

ہیں وہ واپس کریں، حقیقت تو یہ ہے کہ ان لوگوں نے اس ملک کو قصداً عمداً بد نام کرنا تھا، ادھر بدامنی پھیلانا تھا، یہ خان صاحب نے پہلے بھی اس کی مخالفت کی تھی جس وجہ سے وہ آج جیل میں ہے وہ جیل میں ہوتے ہوئے بھی آزاد ہے، میں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ میں خان کا سپاہی ہوں کیونکہ 02 سال سے زیادہ ہوگئے کہ جیل میں کبھی اس کو بخار تک نہیں آیا ہے، بہت سارے لوگ تو ایک ایک ہفتے کے لئے جیل جاکر پھر قسماقسم بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے تھے اور باہر ملکوں میں چلے جاتے تھے لیکن شکر الحمدللہ یہ ایسی ماں نے جنم دیا ہے کہ ان کو آج تک بخار تک نہیں آیا؟ کیوں نہیں آیا، وہ مرد مومن مرد حق نے آج تک یہ کسی ڈاکٹر کو نہیں بلایا کہ میں بیمار ہوں کیونکہ کل لوگ سوچھے گے کہ اس نے بیماری کا بہانہ بنایا ہے، میں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ خان جو لوگوں نے بند کیا ہے، قید کیا ہے وہ الحمدللہ آزاد ہے اور جو لوگ آزاد گھوم پھر رہے ہیں وہ لوگ بند ہیں (تالیاں) اس لئے میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا جو مراد سعید تھا جو نوجوانوں کے سرلشکر تھا، اس نے 02 سال پہلے بھی یہی کہا تھا کہ یہ آپریشن 02 سال نہیں بلکہ 03 سال پہلے اس نے کہا تھا کہ ان لوگوں نے آپریشن کی تیاری شروع کی ہے اور یہ آپریشن ہو رہا ہے، اس واسطے ان کو آج تک اتنے پرچوں میں۔۔۔۔۔

<u>وزیر آبنوشی</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>معاون خصوصی برائے بہبود آبادی</u>: پختون یار صاحب پلیز، اگر ٹائم دے دیں تو تھوڑا، اسمبلی میں باہر Lobby ہے ناں، اس میں کر دیں، میڈم سپیکر صاحبہ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: صحیح بات ہے، لیاقت خان صاحب، بالکل صحیح بات ہے۔ پختون یار صاحب، آپ سنیں کہ Law and order پر بات ہو رہی ہے تو اطمینان سے سنیں۔

<u>معاون خصوصی برائے بہبود آبادی</u>: میڈم سپیکر صاحبہ، مراد سعید صاحب کا گناہ صرف یہی تھا کہ اس نے اپنی قوم کے لئے آواز اٹھائی تھی کہ ادھر ہم نہ دہشت گردی مانتے ہیں اور نہ کوئی آپریشن مانتے ہیں، ان کا گناہ صرف یہی تھا، اس لئے ان کے اوپر اتنے پرچے کاٹے ہیں کہ آج وہ روپوش ہے، اس لئے کہ ان کے لئے امن کی آواز اٹھانا وبال جان بن گئی ہے لیکن میں آج یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ امن کی آواز اٹھانا جرم ہے، یہ گناہ ہے تو یہ گناہ ہم نے کل بھی کیا تھا، آج بھی کرتے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے لیکن کبھی بھی امن پر آنچ نہیں آنے دیں گے، یقیناً جب سے ہم نے اس صوبے میں حکومت سنبھالی ہے، جن لوگوں نے ہم سے پہلے ایک سال حکومت کی تھی، اس نے سارے خزانے خالی کئے تھے، صرف 15 دن کی تنخواہ تھی ہمارے

ساتھ ،آج کل یہ لوگوں کو ہضم نہیں ہوتا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے سر پلس بجٹ پیش کیا ہے، سردار علی امین خان گنڈاپور نے اس صوبے کو گویا ایک مثالی صوبہ اس لئے بنایا ہے کہ پہلی بار یہ سر پلس بجٹ پیش کرتے ہیں، یہ سر پلس بجٹ اس نے اس لئے پیش کیا کہ اس نے ایسے خرچے جو قوم کی خاطر نہیں تھے، وہ خرچے جو قوم کے لیے نہیں تھے وہاں انہوں نے کنٹرول کیا تو وہ قوم کے لئے نہیں تھے، تو اس خرچ کو کنٹرول ہونے سے آج ہم سر پلس بجٹ پیش کر رہے ہیں، پہلے تو کبھی تاریخ میں اس صوبے کا بجٹ ایسا پیش نہیں ہوا ہے جو ہم نے خسارے میں پیش نہ کیا ہو، یہ ان لوگوں سے سردار علی امین خان گنڈاپور کا یہ کردار ہضم نہیں ہوتا ہے، اس لئے بار بار اٹھ کر اس کے اوپر انگلیاں اٹھاتے ہیں، ہم نے اس خاطر کہ ہماری حکومت ہے، ہم نے سینہ بڑا کرنا ہے، اس لئے ہم کچھ نہیں کہتے، ورنہ یہ لوگ اپنے ایک ایک منسٹر کی کہانیاں دکھائیں، یہ ہمارا اے این پی کا جو مشر ہے، ایم پی اے صاحب یہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر الزام لگائے، ہم نے کسی کے اوپر الزام نہیں لگائے تھے، الزام اعظم خان نے لگائے تھے وہ کہتے تھے کہ ایزی لوڈ ادھر ہوتا ہے لیکن Heavy load اسفندیار خان کو ہوتا ہے، یہ ہم نے نہیں کہے تھے، یہ اعظم خان جو امیر حیدر خان کے مرحوم والد صاحب ہے، اس نے ٹی وی پر برملا کہتا تھا، ہم نے نہیں کہا ہے، ایس ایم ایس کی کہانیاں اگر ہم ایک ایک اس کو سنائیں گے ناں، اسمبلی میں بالکل پھر آئے گا ہی نہیں (تالیاں) لیکن یہ ایس ایم ایس والی کہانیاں، یہ اعظم خان ہوتی صاحب کا یہ سنائی ہوئی داستانیں، اگر ہم اس کو سنائیں گے تو پھر ان کو حقیقت کا پتہ چلے گا، یہ کہتے ہیں کہ ہم سیاسی ورکر ہیں، سیاسی ورکر ہم ہیں، جتنی ہماری اوپر جیلیں آئیں اور ہمارے ہر ایک ورکر جو چھوٹے چھوٹے ووٹرز ہیں، ان کو بھی ان لوگوں نے جیلوں میں ڈالے ہیں، ہماری کتنی خواتین جیلوں میں ڈالی گئی ہیں، ان لوگوں کو شرم کرنی چاہیئے، ان لوگوں پر تو ایک دھماکہ ہوا تھا اور پھر میں نے وہ بھی سنا تھا:

ے
چې تر لندنه پورې رسی په یو ډز
ما لیدلے دے رفتار ده نیشنلیانو

(تالیاں)

یہ فقرہ اس نے بولا تھا اور کیوں بولا تھا، یہ لوگ ابھی بیٹھ کر اتنی لمبی لمبی کہانیاں سناتے ہیں، ان لوگوں نے تو قوم کو ایسا ہی چھوڑا تھا، یہ آج جو کہتے ہیں، ایک مولانا خان زیب صاحب کے بارے میں بات کرتے ہیں تو ان لوگوں کے دور میں میاں افتخار حسین کا بیٹا شہید ہوا تھا، ڈاکٹر شمشیر سوات کا شہید ہوا تھا، شیر خان دیر

کا شہید ہوا تھا، بشیر بلور اے این پی کا 709 نمبر شہید تھا تو اسی ٹائم ان کی حکومت تھی، اس ٹائم میں یہ لوگ جلسے بھی نہیں کر سکتے تھے، اس ٹائم میں یہ لوگ دعاؤں میں بھی نہیں جا سکتے تھے، یہ تو ابھی دعا کریں کہ ہم نے قربانیاں دی، جیلیں کاٹیں، ہمارا لیڈر اب بھی جیل میں ہیں، یہ نہیں کہتا ہوں کہ ان کا لیڈر جو باچا خان تھا وہ آج بھی ہم مانتے ہیں لیکن آج کل کی جو اے این پی ہے، مجھے تو شرم آتی ہے کہ یہ لوگ ان کا نام بھی لیتے ہیں (تالیاں) کیونکہ ان کا نام بھی لینا نہیں چاہیئے، باچا خان اور ولی خان کو ہم بھی مانتے ہیں، اس نے قوم پر، مطلب وہ قوم فروش نہیں تھے لیکن 12 مئی کراچی کا وہ دن یاد کریں کہ ادھر پختونوں کے ساتھ کیا ہوا تھا، پختونوں کے سر پر جو سودا پہلی بار ہوا تھا، وہ اے این پی کے دور میں 12 مئی کو کراچی میں ہوا تھا، یہ لوگ اپنے گریباں میں جھانکیں پھر کسی دوسرے کے لئے باتیں کریں، یقیناً امن وامان کی صورتحال خراب ان لوگوں نے کی ہے کیونکہ ادھر جب منرل کا بل آیا تو ان لوگوں نے بلوچستان میں اے این پی، نیشنل پارٹی، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ اور علماء ان ساروں نے ادھر پاس کر دیا، پورے تینوں صوبوں میں، صرف ادھر خیبر پختونخوا میں اپنا ایک سیاسی بازار گرم کرنے کے لئے سیاسی تقریریں کرتے ہیں تو پھر ادھر کیوں پاس کیا؟ آج جو امن وامان کی صورتحال ہے، یہ بھی ان لوگوں کی ہے، ہماری نہیں ہے، معدنیات پر سردار علی امین خان گنڈاپور نے پیر رکھا ہے، اس کو دبایا ہے، اس لئے ان کھلوگوں سے یہ ہضم نہیں ہوتا کیونکہ یہ ان کا گھر ہے۔ ان کے خرچے اس سے چلتے تھے، ادھر معدنیات میں درنگ ایک کا ہوتا تھا لیکن گھر سب کا چل رہا تھا، سردار علی امین خان گنڈاپور نے اس کے اوپر پیر رکھ کر بولتا ہے، اس صوبے کو اس سے فائدہ ہوگا، غریب عوام کو اس سے فائدہ ہوگا تو اس لئے ان لوگوں سے وہ ہضم نہیں ہوتا ہے، یہ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس صوبے کے جو بھی معدنیات ہیں، جنگلات ہیں، جو بھی پانی ہے، جو ہمارا امری کا پانی پنجاب جا رہا ہے، اس پر جو ہمارا انتھیا گلی کا پانی پنجاب جا رہا ہے، اس کے لئے بھی ہم نے آواز اٹھائی ہے، اس کے جتنے بھی پیسے ہیں وہ سارے ہم نے اس سے سود سمیت واپس لینے ہیں، اس لئے کہ یہ لوگ ہمارے صوبے کے ساتھ ظلم اور ناروا کرتے ہیں، ادھر پنجاب کے لئے فیڈرل کے جتنے خزانے ہیں وہ کھلے پڑے ہیں کیونکہ چاچا وزیراعظم ہیں، بھتیجی وزیراعلیٰ ہیں، سارے اس لئے اور وہ بھی قوم کی خدمت کے لئے نہیں، اپنی کرپشن کے لئے ایک کروڑ روپے لگاتے ہیں، اس میں ان کو اپنے اکاؤنٹ میں پتہ بھی نہیں چلتا کہ کتنے پیسے چلے جاتے ہیں، اس لئے ان لوگوں نے یہ بازار گرم کر کے رکھا ہے لیکن یہ میں کہتا ہوں کہ ہم نے 23 ارب ڈالر خزانے میں چھوڑے تھے، اس سے اس کا ایک ایک پائی کا جواب لیں گے، یہ دنیا ہمیشہ

ایسے نہیں رہتی کہ ادھر ان لوگوں کو فوجیوں کی آشیرواد حاصل ہے اور یہ ہمیشہ حکومت کرے گا، یہ ان لوگوں کا ایک ایک بندہ 05/05 اور 10/10 سال سزا ہو گئی تھی پھر بھی آکر ان لوگوں کی چپلیں پالش کر کے، بوٹ پالش کر کے حکومت میں بیٹھ گئے ہیں، اس لئے ہم نے تو کبھی کسی کا بوٹ پالش نہیں کرنا ہے، ہم اپنے بل بوتے پر۔۔۔۔۔

(شور)

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: آپ کو تنخواہ ملے گی، آپ کو تنخواہ ملے گی، آپ تو ویسے ہی فری میں آئے ہیں، تنخواہ ملے گی، آپ لوگوں کو تنخواہ ملے گی (تالیاں) آپ لوگ حرام تنخواہ لیتے ہیں، حرام تنخواہ ملے گی، بحث نہ کرو، پھر بعد میں بات کرنا، بحث نہ کر پھر بعد میں بات کرنا، آپ کو حرام کی تنخواہ ملتی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، No cross question۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: آپ کا کام صرف تنخواہ سے ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز پلیز۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: غرض تنخواہ سے ہے کیونکہ آپ لوگ تو ایسے نہیں آئے ہیں، قانونی طریقے سے تو نہیں آئے، غیر شرعی طریقے سے آئے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اپنی باری کا انتظار کریں، جناب اپنی باری کا انتظار کریں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: ٹاس پر آئے ہیں، ٹاس پر آئے ہیں، آپ کو تنخواہ ملتی ہے، بس آپ کو تنخواہ مل رہی ہے، حلال والی تنخواہ بھی نہیں لیتے ہو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سریش کمار صاحب پلیز، سریش کمار صاحب پلیز، اپنی باری کا انتظار کریں، اپنے ساتھ نوٹ کریں اور سوال کا جواب دیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: بحث نہ کریں، ہم سنتے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عدنان خان، پلیز پلیز۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: حرام کا تنخواہیں ملتیہیں اور بس چپ کر، تنخواہ بینک سے لیتے رہو۔۔۔۔۔

(شور)

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: میڈم سپیکر، جب ان کی داستانوں پر بندہ آتا ہے تو اس کی آوازیں نکلنا شروع ہوتی ہیں، آوازیں اور قہقہے نہ کرو، آپ لوگوں کو تنخواہ ملتی ہے، بس وہ پورا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

Madam Deputy Speaker:House in order please.

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: میڈم سپیکر،۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیاقت صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: میڈم سپیکر، ان لوگوں کی تو میں پرواہ ہی نہیں کرتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیاقت صاحب، پلیز پلیز۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: جو قوم نے منتخب نہ کیا ہو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیاقت صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: جو قوم کے لوگ نہ ہوں جو ٹاس پر آئے ہوئے لوگ ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیاقت صاحب، آپ نہیں سنتے۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: ٹاس پر آئے ہوئے لوگوں کا میں کیا کروں، ان کا نام ہی کیا ہے، ٹاس پر آئے ہوئے لوگ ہیں (تالیاں) حرام کی تنخواہ لینے والے لوگ ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیاقت صاحب، آپ پلیز۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: لیکن یہی میں کہتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اب آپ کو میری تو سننا پڑے گی۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہی پر بات ہو رہی ہے، آپ آرام سے بیٹھیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: تنخواہ کی فکر نہ کریں، تنخواہیں ملتی رہیں گی۔۔۔۔۔

(شور)

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: تنخواہیں ملتی رہیں گی۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ بیٹھیں، آپ لوگ بیٹھیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: تنخواہ ملے گی، تنخواہ ملے گی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ بیٹھیں، اطمینان سے بیٹھیں، آپ کو بھی موقع دیا جائے گا، اپنی باری کا انتظار کریں اور سوال کا جواب دے دیں پلیز۔ آپ لوگ بیٹھیں۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: خیر ہے، یہاں پر Law and order کی بات ہو رہی ہے، پلیز آپ لوگ سیچویشن کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

(شور)

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: قانون کی تو آپ لوگوں نے پرخچیاں اڑائیں ہیں، آپ لوگوں نے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیاقت صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: قانون نام کی تو کوئی چیز ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیاقت صاحب کا مائیک Off کریں۔

(شور)

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: عدالت کو آپ لوگوں نے برباد کیا ہے، آئین کو آپ لوگوں نے برباد کیا ہے، اسمبلی کی عزت کو تو آپ لوگوں نے برباد کیا ہے، آپ لوگوں کے پاس ہے کیا؟ اسمبلی میں آپ لوگوں نے غلط کیا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: میڈم سپیکر صاحبہ، ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیاقت صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: میڈم سپیکر صاحبہ، ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز لیاقت صاحب، آپ وائنڈ اپ کریں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: جب تھانیدار ایماندار آتے ہیں تو محلے کے سارے چور اکٹھے ہوتے ہیں، آپ نے یہاں پر دیکھا ناں، ایک کا نام لیتے ہیں، آگ ادھر ہوتی ہے اور دھواں کسی دوسری جگہ سے نکلتا ہے، یہی تو فرق ہے ناں، ہمارے اور ان میں (تالیاں) یہ لوگ پھر برداشت ہی نہیں کر سکتے کیونکہ چور کی داڑھی میں تنکے والی بات ہے، ان لوگوں نے چوری کی ہے، یہ لوگ دو نمبری سے آئے ہیں، اس لئے ابھی برداشت نہیں کر سکتے ہیں، یہ اگر برداشت کرتے ہیں، ہمارا لیڈر بے گناہ جیل میں ہے لیکن پھر بھی ہم عدالتوں کے چکر لگاتے ہیں اور یہ لوگ دو نمبری سے آئے ہیں، صرف یہ بات برداشت نہیں کرتے (تالیاں) حرام کی تنخواہ لیتے ہیں اور یہ حرام کی تنخواہ ان کو (تالیاں) لینے دو لیکن وہ چپ کر کے بیٹھیں، زیادہ بحث نہ کریں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیاقت صاحب، آپ وائنڈاپ کریں پلیز۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: میڈم صحیح ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم، کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا سیکرٹری صاحب، Count please، اس کو ذرا ہٹائیں، یہاں سے ہٹائیں پلیز (تالیاں) Count please، ثوبیہ، سیکرٹری صاحب Count کر رہے ہیں، آپ پلیز بیٹھ جائے۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں پلیز۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے، اس لئے میں اجلاس ملتوی کرتی ہوں۔

We will meet again at 2:00 pm afternoon,Friday, 22nd August, 2025 Inshallah.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 22 اگست 2025ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)